99645 - بیوی نے خاوند پر چھری اٹھائی اور اسے دھمکی دی کہ وہ طلاق دے تو کیا طلاق واقع ہو جائیگی

سوال

ایك بار میرا بیوی کے ساتھ جھگڑا ہوا تو بیوی نے چھری اٹھائی اور مجھے دھمکی دی تا کہ میں طلاق دوں تو میں نے اسے کہا " تجھے طلاق " لیکن میری نیت میں طلاق نہیں تھی کیا اس سے طلاق واقع ہو جائیگی یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر آپ کو خدشہ ہوا کہ بیوی اپنی دھمکی پر عمل کر بیٹھےگی اور آپ کو چھری مار دیگی تو آپ مجبور اور مکرہ کے حکم میں ہیں اس لیے طلاق واقع نہیں ہوگی.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صحابہ کرام کا فتوی ہے کہ مکرہ شخص یعنی مجبور کردہ شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی.

عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے صحیح ثابت ہے کہ ایك شخص نے پہاڑ سے شہد نکالنے کے لیے رسی لٹکائی، تو اس کی بیوی آ کر کہنے لگی: مجھے طلاق دو وگرنہ میں رسی کاٹ رہی ہوں، اس شخص نے اسے اللہ کا واسطہ دیا، لیکن بیوی نے ماننے سے انکار کر دیا، چنانچہ وہ شخص عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اور یہ واقعہ ذکر کیا، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

" جاؤ اپنی بیوی کے پاس واپس چلے جاؤ، کیونکہ یہ طلاق نہیں ہے "

اور پھر علی اور ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنہم سے بھی عدم وقوع بیان کیا گیا ہے " انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (5 / 208).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

امام احمد رحمہ اللہ کا ابی الحارث کی روایت میں قول ہے:

جب مکرہ یعنی مجبور کر دیا گیا شخص طلاق دے تو اس پر طلاق لازم نہیں کی جائیگی، جب اس کے ساتھ کیا جائے جیسا کہ ثابت بن احنف کے ساتھ کیا گیا تھا تو وہ مکرہ کہلائیگا، کیونکہ ثابت کی ٹانگوں کو اتنا دبایا گیا کہ اس نے بیوی کو طلاق دے دی تو وہ ابن عمر اور ابن زبیر کے پاس آئے تو دونوں نے اسے کچھ شمار نہ کیا.

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان بھی اسی طرح ہے:

مگر وہ جس کو مجبور کر دیا گیا ہو لیکن اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو النحل (106).

اور سنن ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی نے میری امت سے خطا و نسیان اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا ہے " انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین (4 / 51) کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

اور " الاختیارات " میں شیخ الاسلام کا کہنا ہے:

" مکرہ یعنی مجبور کر دیے گئے شخص کی طلاق واقع نہیں ہوگی، جبر یا تو دھمکی سے ہوگا یا پھر غالب گمان ہو کہ وہ اس کی جان یا اس کے مال کو نقصان دےگا.

اور ایك دوسری جگہ کہتے ہیں:

اس کے گمان پر غالب ہونا کہ وہ اپنی دھمکی پر عمل کریگا یہ کوئی اچھا، بلکہ صحیح یہ ہے کہ اگر دونوں طرف برابر ہوں تو بھی جبر اور اکراہ ہوگا " انتہی

دیکھیں: الفتاوی الکبری (5 / 568).

ہم نے جو یہاں بیان کیا ہے وہ مسئلہ کے کا حکم اور اس کا ضابطہ بیان کرنے کے لیے ہے، رہا آپ کے معاملہ کے متعلق حکم تو اس کے لیے اس معاملہ کی تفصیل معلوم کرنا ضروری ہے، اس لیے ہم یہ کہیں گے کہ آپ دونوں شرعی عدالت یا پھر اپنے ملك میں کسی ثقہ عالم دین سے رجوع کریں، تا کہ اکراہ و جبر کا ہونا یا نہ ہونا ثابت کیا جا سکے.

واللہ اعلم .